۱۱۴۴۴
۳۹/۷/۲۱

① (۱) ایک قافلہ والوں نے صغر سنی ہی سے پہنے میں حضرت زید رضؓ
مکہ کے باہر سے اغوا کرکے عکاظ کے بازار میں بیچ دیا۔
(۲) حضرت حکیم بن حزام چار سو درھم میں خرید کر
اپنی پھوپھی حضرت خدیجہ رضؓ کو ھدیہ کر دیا۔
(۳) حضرت خدیجہ رضؓ نے نکاح کے بعد حضورﷺ کو ھدیہ کر دیا۔
(۴) کئی سال بعد قبل از دعوی ثبوت حضرت زید رضؓ کے
والد کے آنے تک حضرت زید غلامی میں رہے۔
(۵) حضرت زید رضؓ نے اپنے والدین اور خاندان و قبیلہ پر
حضورﷺ کو ترجیح دی تو حضورﷺ نے خانہ کعبہ میں جاکر
مقام ابراھیمؑ کے قریب حضرت زید رضؓ کو آزاد کرنے کا
اعلان فرمایا اور زید بن محمد کا اعلان فرمایا۔

② (۶) ۵ نقد پیما ۷ ھجری میں حضرت زید رضؓ کا نکاح بحکم تویا ۵۱ سال
حضرت زینب رضؓ بنت جحش سے ہوا۔
(۷) ۵ ھجری میں نقد پیما ایک سال بعد حضرت زید رضؓ
نے حضرت زینب کو طلاق دی۔
(۸) عدت کے بعد حضورﷺ کا حکم حضرت زینب رضؓ سے نکاح ہوا
(۹) اس کے بعد سورۃ الاحزاب کی آیات پردہ نازل ہوئیں۔
(۱۰) پھر حضرت زید رضؓ "زید بن محمد" سے "زید بن حارثہ" ہو گئے۔

(سیہ صحابہ
سیہ مہاجرین)

دار الافتاء
فتویٰ نمبر ۹۲/۲۰۹۷
مورخہ

① اس سے پہلے تقریباً سنہ ۲ ہجری میں حضرت زینب رضؓ کا نکاح
ابو العاص رضؓ سے کہرا دیا گیا تھا جن سے امامہ رضؓ پیدا ہوئی۔
اور وہ حضور ﷺ کے وصال مبارک کے وقت تقریباً ۱۸ سال کی لڑکی تھی۔

② اس نکاح کے وقت سن ۲ ہجری میں حضرت زینب رضؓ کی عمر تقریباً
۲۰ سال ہوگی اور وفات زینب رضؓ کی ۳۱ سال ہوگی۔

③ وفات زینب رضؓ سن ۸ ہجری میں بعمر ۳۰ سال تقریباً ہوئی۔

④ اس سے دیگر واقعات کے سنین کا
حساب بھی لگایا جا سکتا ہے۔

(سیر اعلام النبلاء
۲۔ ۱۔ ص ۳۲۹)

(جواب منسلک ہے)

Scanned by CamScanner

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

(۱)۔۔۔ حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ زمانۂ جاہلیت میں کسی شخص کے غلام تھے، انکی خرید سے متعلق تفاسیر، تاریخ اور تراجم وطبقات کی کتابوں میں مختلف واقعات مذکور ہیں، جو درج ذیل ہیں:

(الف)۔۔۔ اکثر کتابوں میں یہی واقعہ مذکور ہے جو سوال میں ذکر کیا گیا ہے کہ انہیں حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ نے چار سو درہم کے عوض اپنی پھوپھی حضرت خدیجۃ رضی اللہ عنہا کیلئے خریدا.... الخ حوالہ جات ملاحظہ ہوں:

الطبقات الكبرى ط العلمية (١/ ٣٨٦) لأبي عبد الله محمد بن سعد بن منيع الهاشمي بالولاء، البصري، البغدادي المعروف بابن سعد (المتوفى: ٢٣٠هـ)

أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ. حَدَّثَنِي عُتْبَةُ بْنُ جَبِيرَةَ الأَشْهَلِيُّ قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ إِلَى أَبِي بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ أَنِ افْحَصْ لِي عَنْ أَسْمَاءِ خَدَمِ رَسُولِ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَمَوَالِيهِ. فَكَتَبَ إِلَيْهِ يُخْبِرُهُ أَنَّ أُمَّ أَيْمَنَ وَاسْمُهَا بَرَكَةُ كَانَتْ لأَبِي رَسُولِ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فَوَرِثَهَا رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فَأَعْتَقَهَا. وَكَانَ عُبَيْدٌ الْخَزْرَجِيُّ قَدْ تَزَوَّجَهَا بِمَكَّةَ فَوَلَدَتْ أَيْمَنَ. ثُمَّ إِنَّ خَدِيجَةَ مَلَكَتْ زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ. اشْتَرَاهُ لَهَا حَكِيمُ بْنُ حِزَامِ بْنِ خُوَيْلِدٍ بِسُوقِ عُكَاظٍ بِأَرْبَعِمِائَةِ دِرْهَمٍ. فَسَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - خَدِيجَةَ أَنْ تَهَبَ لَهُ زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ. وَذَلِكَ بَعْدَ أَنْ تَزَوَّجَهَا فَوَهَبَتْهُ لَهُ. فَأَعْتَقَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ. وَبَرَكَةُ امْرَأَتُهُ.

الطبقات الكبرى ط دار صادر (٣/ ٤٠)

ذِكْرُ زَيْدِ الْحِبِّ زَيْدٌ الْحِبُّ بْنُ حَارِثَةَ بْنِ شَرَاحِيلَ بْنِ عَبْدِ الْعُزَّى بْنِ امْرِئِ الْقَيْسِ بْنِ عَامِرِ بْنِ النُّعْمَانِ بْنِ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ وُدٍّ، .....فَأَغَارَتْ خَيْلٌ لِبَنِي الْقَيْنِ بْنِ جَسْرٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَمَرُّوا عَلَى أَبْيَاتِ بَنِي مَعْنٍ رَهْطِ أُمِّ زَيْدٍ، فَاحْتَمَلُوا زَيْدًا إِذْ هُوَ يَوْمَئِذٍ غُلَامٌ يَفَعَةٌ قَدْ أَوْصَفَ، فَوَافَوْا بِهِ سُوقَ عُكَاظٍ، فَعَرَضُوهُ لِلْبَيْعِ، فَاشْتَرَاهُ مِنْهُمْ حَكِيمُ بْنُ حِزَامِ بْنِ خُوَيْلِدِ بْنِ أَسَدِ بْنِ عَبْدِ الْعُزَّى بْنِ قُصَيٍّ لِعَمَّتِهِ خَدِيجَةَ بِنْتِ خُوَيْلِدٍ بِأَرْبَعِ مِائَةِ دِرْهَمٍ , فَلَمَّا تَزَوَّجَهَا رَسُولُ اللَّهِ صلّى الله عليه وسلم وَهَبَتْهُ لَهُ، فَقَبَضَهُ رَسُولُ اللَّهِ صلّى الله عليه وسلم

كذا في الدر المنثور (تفسير السيوطي) (١١/ ٧١٧)

(جاری ہے۔۔۔)

Scanned by CamScanner

وكذا في المنتخب من ذيل المذيل (ص: ٣)لمحمد بن جرير أبي جعفر الطبري (المتوفى: ٣١٠هـ)
وكذا في الاستيعاب في معرفة الأصحاب (٢/ ٥٤٣) لابي عمر القرطبي (المتوفى: ٤٦٣هـ)
وكذا في الإصابة في تمييز الصحابة (٢/ ٤٩٥) لأبي الفضل بن حجر العسقلاني (المتوفى: ٨٥٢هـ)
وكذا في سير أعلام النبلاء ط الرسالة (٣/ ٤٧)لشمس الدين الذهبي (المتوفى : ٧٤٨هـ)
وكذا في تاريخ دمشق لابن عساكر (١٩/ ٣٤٦)

(ب)۔۔۔ البتہ بعض کتابوں میں یہ مذکور ہے کہ بعثت سے پہلے حضور اکرم ﷺ نے انہیں عکاظ کے بازار میں دیکھا تو گھر آکر حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے ذکر کیا کہ وہاں بازار میں ان ان صفات پر مشتمل ایک عمدہ غلام ہے، اگر میرے پاس مال ہوتا تو خرید لیتا تو (ایک روایت کے مطابق) حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے ورقہ بن نوفل کو پیسے دے کر خریدنے کا فرمایا اور (دوسرے روایت کے مطابق) خود نبی اکرم ﷺ کو مال دیا کہ آپ اس غلام کو خرید لیں..... الخ۔ حوالہ جات ملاحظہ ہوں:

مختصر تاريخ دمشق (٥/ ١٢٨) لمحمد بن مكرم بن على، أبى الفضل، جمال الدين ابن منظور الانصاري الرويفعى الإفريقى (المتوفى: ٧١١هـ)

فصاروا به إلى عكاظ، فرآه النبي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من قبل أن يبعث فقال: " يا خديجة رأيت في السوق غلاماً من صفته كيت وكيت، يصف عقلاً وأدباً وجمالاً ولو أن لي مالاً لاشتريته ".

فأمرت خديجة ورقة بن نوفل فاشتراه من مالها، فقال لها النبي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " يا خديجة هبي لي هذا الغلام بطيبةٍ من نفسك "، فقالت: يا محمد إني أرى غلاماً وضيئاً وأحب أن أتبناه وأخاف أن تبيعه أو تهبه، فقال: " يا موفقة ما أردت إلا أن أتبناه "، فقالت: به فديت يا محمد، فرباه وتبناه،

تاريخ دمشق لابن عساكر (١٠/ ١٣٦)لأبى القاسم علي بن الحسن بن هبة الله المعروف بابن عساكر (المتوفى: ٥٧١هـ)

أيوب بن هلال وهلال أبو عقال.....قال غارت على طيئ فسبت زيدا فصاروا به إلى عكاظ فرآه النبي (صلى الله عليه وسلم) من قبل أن يبعث فقال يا خديجة رأيت في السوق غلاما من صفته كيت وكيت عقلا وأدبا وجمالا ولو أن لي مالا لاشتريته فأمرت خديجة ورقة بن نوفل فاشتراه من مالها (١) فقال لها النبي (صلى الله عليه وسلم) يا خديجة هبي لي هذا الغلام بطيبة من نفسك فقالت يا محمد إني أرى غلاما وضيئا وأحب أن أتبناه وأخاف أن تبيعه أو تهبه فقال يا موفقة ما أردت إلا أن أتبناه فقالت به فديت يا محمد فرباه وتبناه

(جاری ہے۔۔۔)

Scanned by CamScanner

أسد الغابة ط العلمية (٢/ ٣٥٠) لابى الحسن علي عز الدين ابن الأثير (المتوفى: ٦٣٠هـ)

وهو مولى رَسُول اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أشهر مواليه، وهو حب رَسُول اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أصابه سباء في الجاهلية، لأن أمه خرجت به تزور قومها بني معن، فأغارت عليهم خيل بني القين بْن جسر، فأخذوا زيدًا، فقدموا به سوق عكاظ، **فاشتراه حكيم بْن حزام لعمته خديجة بنت خويلد**، وقيل: اشتراه من سوق حباشة فوهبت خديجة للنبي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بمكة قبل النبوة وهو ابن ثمان سنين، **وقيل: بل رآه رَسُول اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بالبطحاء بمكة ينادي عليه ليباع، فأتى خديجة فذكره لها، فاشتراه من مالها،** فوهبته لرسول الله صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فأعتقه وتبناه.

تهذيب الأسماء واللغات (١/ ٢٠٢) لابى زكريا محيي الدين يحيى بن شرف النووي (المتوفى: ٦٧٦هـ)

زيد بن حارثة (١).....فقدموا به سوق عكاظ، فاشتراه حكيم بن حزام لعمته خديجة بنت خويلد، رضى الله عنها، فوهبته للنبى - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قبل النبوة وهو ابن ثمان سنين، **وقيل: رآه النبى - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - ينادى عليه بالبطحاء، فذكره لخديجة، فقالت له يشتريه، فاشتراه من مالها لها،** ثم وهبته للنبى - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فأعتقه وتبناه

(ج)۔۔۔ بعض کتابوں اور روایات میں مذکور ہے کہ انہیں حضور اکرم ﷺ نے خود خریدا تھا، اور بعض میں مذکور ہے کہ انہیں نبی اکرم ﷺ نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے زیورات کے عوض خریدا حوالہ جات ملاحظہ ہوں:

التفسير المظهري (٧/ ٣٤٥)

اخرج الطبراني بسند صحيح عن قتادة قال خطب النبيّ صلى الله عليه وسلم زينب بنت جحش وهو يريد لزيد بن الحارثة فظنت انه يريدها لنفسه فلمّا علمت انه يريدها لزيد أبت فانزل الله تعالى.

وَما كانَ لِمُؤْمِنٍ وَلا مُؤْمِنَةٍ الاية فرضيت وسلمت **قال البغوي كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اشترى زيدا فى الجاهلية بعكاظ فاعتقه** وتبناه فلمّا خطب رسول الله صلى الله عليه وسلم رضيت وظنت انه يخطبها لنفسه فلما علمت انه يخطبها لزيد أبت وكرهت وكذلك أخوها عبد الله بن جحش كره ذلك

(جاری ہے۔۔۔)

Scanned by CamScanner

تفسير البغوي – طيبة (٦/ ٣٥٣)

{وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمْرًا أَنْ يَكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ وَمَنْ يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا مُبِينًا (٣٦) }

نَزَلَتِ الْآيَةُ فِي زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ الْأَسَدِيَةِ وَأَخِيهَا عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَحْشٍ وَأُمِّهِمَا أُمَيَّةَ بِنْتِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عَمَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، خَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَوْلَاهُ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرَى زَيْدًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ بِعُكَاظٍ فَأَعْتَقَهُ وَتَبَنَّاهُ

الدر المنثور في التفسير بالمأثور (٦/ ٦١٩)

وَأخرج عبد بن حميد وَابْن الْمُنْذر عَن عِكْرِمَة رَضِي الله عَنهُ أَن النَّبِي صلى الله عَلَيْهِ وَسلم اشْترى زيد بن حَارِثَة فِي الْجَاهِلِيَّة من عكاظ بحلى امْرَأَته خَدِيجَة فاتخذه ولدا

تفسير الثعلبي = الكشف والبيان عن تفسير القرآن ط دار التفسير (٢١/ ٤٤٩)

وكانت زينب بنت أميمة بنت عبد المطلب عمة النبي – صلى الله عليه وسلم –، فخطبها رسول الله – صلى الله عليه وسلم – على مولاه زيد بن حارثة، وكان رسول الله – صلى الله عليه وسلم – اشترى زيدًا في الجاهلية من عكاظ (١)، وكان من سبي الجاهلية فأعتقه وتبناه، فكان زيد غريبًا في الجاهلية مولى في الإسلام،

تفسیر معارف القرآن میں حضرت مفتی محمد شفیع صاحب عثمانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بظاہر تفسیر مظہری بحوالہ تفسیر بغوی سے یہ واقعہ نقل کیا ہے، اور اس میں یہی ہے کہ خود حضور اکرم ﷺ نے حضرت زید رضی اللہ عنہ کو خریدا تھا (جیسا کہ درج بالا حوالہ میں مذکور ہے) اگرچہ ان کتابوں میں مذکور اس واقعہ کو نمبر "ب" کے تحت مذکور واقعہ کے اختصار پر محمول کیا جاسکتا ہے، لیکن چونکہ فی نفسہٖ اس طرح یہ واقعہ کتابوں میں موجود ہے، لہٰذا تفسیر معارف القرآن میں بظاہر تصحیح کی ضرورت نہیں۔ واللہ اعلم

(۲)۔۔ تفسیر معارف القرآن میں حضرت مفتی محمد شفیع صاحب عثمانی قدس اللہ سرہٗ نے جو یہ فرمایا ہے کہ "زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ جب جوان ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے ان کے نکاح کے لئے اپنی پھوپھی کی لڑکی حضرت زینب بنت جحش کا انتخاب فرماکر پیغام نکاح دیا" اس جملہ میں بظاہر حضرت قدس اللہ سرہٗ نے "جوان ہوئے" کے الفاظ ان روایات کی بناء پر تحریر فرمائے جو تفسیر طبری اور تفسیر ابن کثیر میں مذکور ہیں اور جن کے الفاظ یہ ہیں کہ "حين خطب على فتاه يدبن حارثة" ورنہ بعض روایات کے مطابق حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے نکاح کے وقت حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کی عمر باون (۵۲) سال

(جاری ہے۔۔۔)

Scanned by CamScanner

یا اڑتالیس (۴۸) سال تھی، نیز اس نکاح سے پہلے وہ حضرت امّ ایمن رضی اللہ عنہا سے بھی نکاح کر چکے تھے، لہٰذا تفسیر معارف القرآن کی عبارت سے "جوان ہوئے" کے الفاظ حذف کرنا مناسب ہے۔ واللہ سبحانہٗ وتعالیٰ اعلم۔

تفسير الطبري = جامع البيان ت شاكر (٢٠/ ٢٧١)

حدثني محمد بن سعد، قال: ثني أبي، قال: ثني عمي، قال: ثني أبيه، عن ابن عباس قوله (وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمْرًا....) إلى آخر الآية، وذلك أن رسول الله صَلَّى الله عَلَيْهِ وَسَلَّم **انطلق يخطب على فتاه زيد بن حارثة**، فدخل على زينب بنت جحش الأسدية فخطبها، فقالت: لست بناكحته، فقال رسول الله صَلَّى الله عَلَيْهِ وَسَلَّم: فانكحيه، فقالت: يا رسول الله أؤمر في نفسي، فبينما هما يتحدثان أنزل الله هذه الآية على رسوله (وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلا مُؤْمِنَةٍ

تفسير ابن كثير (قرطبة وأولاد الشيخ) (١١/ ١٦٧)

قَالَ الْعَوْفِيّ عَنْ اِبْن عَبَّاس رَضِيَ اللَّه عَنْهُمَا قَوْله تَعَالَى " وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَة " الْآيَة وَذَلِكَ أَنَّ رَسُول اللَّه صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **اِنْطَلَقَ لِيَخْطُبَ عَلَى فَتَاهُ زَيْد بْن حَارِثَة رَضِيَ اللَّه عَنْهُ** فَدَخَلَ عَلَى زَيْنَب بِنْت جَحْش الْأَسَدِيَّة رَضِيَ اللَّه عَنْهَا فَخَطَبَهَا فَقَالَتْ لَسْت بِنَاكِحَتِهِ فَقَالَ رَسُول اللَّه صَلَّى اللَّه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلَى فَانْكِحِيهِ.....واللہ سبحانہٗ وتعالیٰ اعلم۔

الجواب صحیح
بندہ محمود اشرف عفی اللہ عنہ
مفتی جامعہ دار العلوم کراچی
۳/ ذی الحجہ/ ۱۴۴۰ھ
05/ اگست/ 2019ء

محمد اویس
محمد اویس سیالکوٹی عفی عنہ
دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی
۳/ ذی الحجہ/ ۱۴۴۰ھ
5/ اگست/ 2019ء

الجواب صحیح
۴/ ۱۲/ ۱۴۴۰ھ

الجواب صحیح
محمد یعقوب عفی عنہ
۳/ ۱۲/ ۱۴۴۰ھ

الجواب صحیح
محمد عبد اللہ عفی عنہ
۴-۱۲-۱۴۴۰ھ

الجواب صحیح
بندہ محمد یونس عفی عنہ
۴/ ۱۲/ ۱۴۴۰ھ

Scanned by CamScanner